فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین

ترجمہ رسالہ الفیہ

الموسوم

ہزار مسئلہ

جسکا ترجمہ جناب مستطاب حجۃ الاسلام مجتہد العصر بحر العلوم
مولانا سید علی محمد صاحب تاج العلماء دامت
برکاتہ نے فرمایا اور حسب فتوے
یا احتیاط کے مطابق اپنی رائے
شریعت سے بھی
کر لیا

مقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج بتاریخ انتیسویں ذیقعدہ
سنہ ۱۳۰۸ھ

مطبع اثنا عشری میں حسن اہتمام سید عابد علی کے چھپا
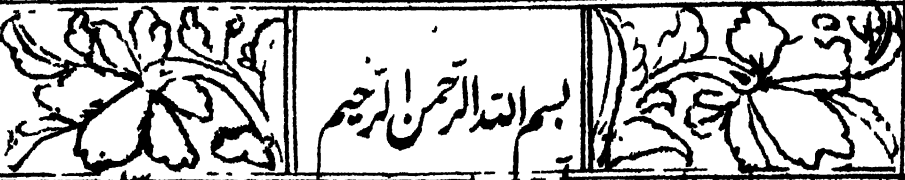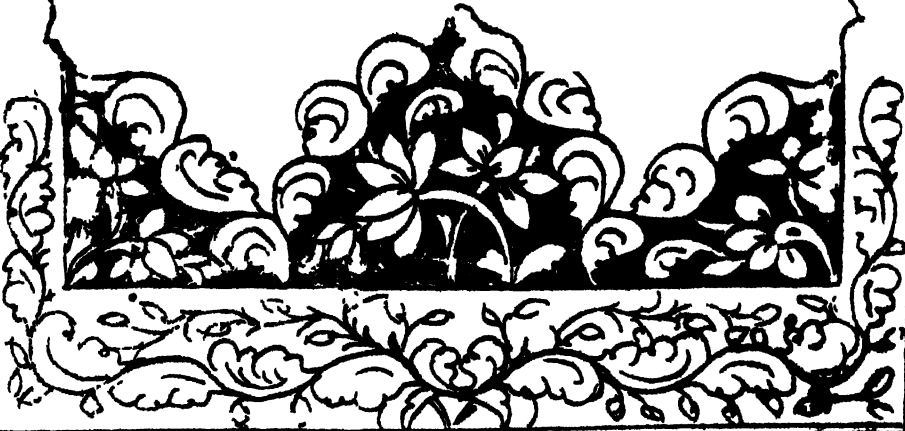
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد وعترتہ اجمعین اما بعد یہ
ترجمہ رسالہ شریفہ الفیہ کا ہی کہ جسمین حضرت شہید اول اعلی اللہ مقامہ نے
ہزار مسئلہ بلکہ زیادہ واجبات نماز سے بیان فرمائے ہین اور محض رضائے
جناب باری اور حصول ثمرہ تام وفائدہ عام کے حضرات مومنین کے لئے تحریر
کیا گیا اور رائے قاصر یا احتیاط موافق مختار حسب ایما بعض مومنین اخیار وشیعیان
ائمہ اطہار سلام اللہ علیہم اناء اللیل واطراف النہار بعد زیادہ کر دئے گئے
اور یہ رسالہ عجالہ ہدیہ کیا گیا خدمت فیض درجت مین سید سند وحید اوحد عالیجناب
جناب معلی القاب حشمت مآب عظمت ایاب متوسد وسادہ عظمت و اقبال

متکلی ارایکہ جاہ و جلال جناب نواب سید الطاف حسین خان صاحب مفتخر
بالطاف نواب صاحب بہادر دام اقبالہ صہر حضرت نواب اعظم صدیقی جناب
نواب سید لطف علی خان صاحب بہادر رضوی طاب ثراہ وجعل الجنۃ
مثواہ اور مرتب ہی ایک مقدمہ و تین فصل اور ایک خاتمہ پر واللہ الموفق
مقدمہ پوشیدہ نہ ہی کہ نماز واجب عبارت ہی چند معین امرون سے کہ
اونمین شرط ہی قیام و قبلہ رو ہونے کے حالت اختیار مین واسطے حصول قرب
جناب باری کے اور نماز پنجگانہ کا وجوب ثابت ہی نص و اجماع سے اور جو شخص
نماز کا ترک کرنا حلال جانے وہ کافر ہی اور نماز کے بجالانے مین اجر جزیل ہی
اور طریق اہل بیت علیہم السلام سے منقول ہی کہ ایک نماز واجب کا بجالانا
بہتر ہی بیس حج سے اور ایک حج بہتر ہی اس سے کہ ایک مکان مملو طلا سے ہو اور
اوسے راہ خدا مین دے یہان تک کہ کچھہ نہ باقی رہی اور منقول ہی کہ بعد معرفت
نماز سے زیادہ اور کوئی عمل باعث قرب الٰہی نہین اور پوشیدہ نہ ہی کہ نماز
واجب ہوتی ہی ہر بالغ و عاقل پر سوائے ان حائض و نفسا کے اور قبل نماز
مکلف پر معرفت خدا واجب ہی اور دریافت صفات ثبوتیہ و سلبیہ و اقرار و اعتراف
عدل و حکمت جناب باری و نبوت جناب رسالتمآب و امامت علی ابن ابیطالب

اور باقی اماموں کا اور اقرار اون سب معجزات و احکام وغیرہ کا جو کہ جناب رسالتمآب
نے ظاہر و بیان فرمائے اور چاہیئے کہ اعتقاد ان سب امور کا بدلیل حاصل کرے
نہ بتقلید و قبول قول غیر بلا دلیل چنانچہ تفصیل اسکی علم کلام سے دریافت ہوتی
ہے اور بالفعل کہ زمانہ غیبت امام ہے مکلف کی دو قسمین ایک مجتہد اور او سپر
استدلال مسائل و احکام نماز وغیرہ مین واجب ہے دوسرے مقلد اور اونسے
افعال و احکام وغیرہ مین تقلید مجتہد کافی و وافی ہے اگرچہ بواسطہ ایک شخص یا کئے
شخصو نکے بسبب بعد مسافت وغیرہ کے قول پر اپنے مجتہد کی اطلاع پائے
اور چاہیئے کہ واسطہ یا وسائط متصف بعدالت ہوون پس جو شخص کہ اعتقاد
مذکور نرکہتا ہو اور احکام شرع کو بطور مزبور حاصل نکرے پس نماز اوسکی صحیح
نہین اور مخفی نرہے کہ نماز واجب ہے یا مستحب اور مقصود اس رسالے مین بیان
نماز واجب ہے اور جو امر کہ نماز واجب سے متعلق ہین وہ بھی واجب ہین
یا مستحب اور غرض اصلی اس رسالہ مین تعداد و بیان واجبات ہے اور مستحبات
رسالہ نفلیہ وغیرہ مین مرقوم ہین **فصل اوّل** بیان مقدمات نماز مین ہے
اور وہ چھ ہین **آ** طہارت اور وہ باعث اباحت نماز ہوتی ہے اور اوسکے
تین ۳ قسمین ہین وضو و غسل و تیمم اور گیارہ چیزین موجب وجوب وضو ہوتے

ہین بول وغائط وخروج ریح موضع معتاد سے اور نوم بشرطیکہ غالب سماعت و
بصارت پر ہو جائے حقیقت مین یا بنا بر فرض و تقدیر بایں طور کہ اگر کوئی
نابینا ہو یا بہرا ہو تو وہ اندازہ کرے کہ اگر بصارت وسماعت اوسکی بحال خود باقی
ہوتی تو اوسپر وہ نوم غالب ہو جاتا یا نہین پس اگر بعد اندازہ و تقدیر ثابت ہو کہ
نوم غالب ہو جاتا تو پھر نماز کے لئے وضو واجب ہو گا اور وضوے اوّل باطل
ہو جائے گا اور استعمال اوس چیز کا کہ جو باعث زوال عقل ہو مثل شراب
وغیرہ کے اور اسیطرح حیض و نفاس اور استحاضہ و مس کرنا میت آدمی کا
جبکہ نجس ہو یعنے میت شہید وغیرہ نہو اور قبل غسل وبعد سرد ہونے کے اوسے
مس کیا ہو اور یقین حاصل ہونا حدث کا باوجود شک کے وضو مین یا یقین
حاصل ہونا اون دونونکا مگر شک اسمین کہ اونمین سے اخیر کون واقع ہوا
اور جنابت یہ سب مبطل وضو ہین گو کہ موجب وضو نہون بلکہ وہ موجب
غسل ہوتے ہین اور اسیطرح غسل واجب ہوتا ہی دماء ثلثہ سے یعنے خون
حیض یا نفاس یا استحاضہ سے بشرطیکہ استحاضہ قلیلہ نہو اور مس میت سے
اور موت سے اور تیمم واجب ہوتا ہی بسبب حصول موجبات وضو یا غسل کے باوجود
متعذر ہونے اون دونون کے اور کبھی وضو و غسل و تیمم واجب ہوتے ہیں

بسبب نذر یا عہد یا یمین کے یا یہ کہ بطور اجارہ کسی اور شخص سے تحمل اوسکا کرے
توبھی وہ واجب ہو جائیگی اور بعبر طور غرض اصلے بجالانے سے اون سکے
آداے نماز یا طواف یا مس خط مصحف ہی اور بالخصوص غسل وتیمم سے
غرض ومقصود یہ مرہوتا ہی کہ جنب مسجد نبی یا مسجد مکہ مین داخل ہو یا اور مسجدون
مین مکث و درنگ کرے اور اسیطرح غرض و غایت اون دونون امرونکے
قرأت وتلاوت عزایم کے ہوتی ہی اور مراد عزایم سے وہ چار سورے ہین کہ جنمین سجدہ
واجب ہی یعنی حٰم سجدہ اور الم سجدہ اور والنجم اور اقرا او رخاص غسل واجب ہوتا ہی جبکہ کوئی جنب ہو
یا کسی عورتکو حیض یا استحاضہ یا نفاس آے اور صبحکو صوم واجب منظور ہو اور
اگر غسل کرنا متعذر ہو تو تیمم کرنا عاید ہوگا اور تیمم خاص اوس شخص پر واجب ہے
کہ جو اثناے مسجد مکہ یا مسجد مدینہ مین جنب ہو یا عورت حائض ہو اور چاہیے
کہ بیرون مسجد آنے اور وضو مین بارہ امر واجب ہین پہلے نیت ہی اور چاہیے
کہ اوسے مقارن ابتداے غسل وجہ واقع کرے یعنے جسوقت منہہ کا دہونا
شروع کرے تو بعجرد اوسکے نیت کرے اور کیفیت نیت وضو یہ ہی کہ وضو
کرتا ہون مین نماز کے مباح ہونے کے لئے بسبب اوسکے واجب ہونیکے
قربۃ الی اللہ اور حکم نیت کو آخر تک باقی رکھے یعنے منافی نیت قربت کچہہ

قصد نکرے اور جو شخص کہ مختار ہو اور بسبب دائم الحدث ہونیکے مضطر نہو تو اختیار ہی
چاہیئے فقط نیت رفع حدث کرے یا رفع حدث و استباحۂ نماز دونو کو نیت کرے اور
یہ احوط ہی البتہ زن مستحاضہ و دائم الحدث کو محض نیت استباحۂ صلوۃ پر اکتفا کرنا
چاہیئے یا محض قربت پر اور یہ دلی احوط ہی دوسرے منہ دہونا اوس مقام سے کہ جہان سے
بال نکلنا شروع ہوے ہین حقیقت مین یا باندازہ و تقدیر مینے اگر کسی شخص کے
سر کے بال بہت بلند ہون یا نہایت پست متصل آبرو تو وہ اندازہ کرے کہ جس
قدر مستوی الخلقہ وضو مین دہوتا ہی اوسیقدر دہوئے خلاصہ یہ کہ وضو مین
منہ پیشانی سے ذقن تک یعنے ٹہڈی تک طول مین دہوئے اور عرض مین
اوسقدر کہ جہان تک انگوٹھا اور بیچ کی اونگلی محیط ہوسکے اور اگر کسی شخص کا
منہ زیادہ چوڑا ہو یا اونگلیان بہت چھوٹی ہون تو وہ اندازہ و تقدیر کرے
اور جسقدر مستوی الخلقہ دہوتا ہی اوسیقدر دہوئے اور جو چیز کہ مانع ہو پانی
پہنچنے سے جلد پر تو اوسے حرکت دے اور پانی جلد پر پہنچائے مثل بالونکے
بشرطیکہ ڈاڑہی گھنی ہوئی نہو ورنہ بن مو تک جلد پر پانی پہونچانے کی حاجت
نہوگی اور ابتدا کرنا جانب بالا سے واجب ہی اور جسقدر ڈاڑہی حد وجہ سے
زیادہ ہو اوسکا دہونا واجب نہین تیسرے دہونا ہاتہونکا کہنیون سے

اونگلیون کے سرے تک اور واجب ہی حرکت دینا اوس چیز کا کہ مانع ہو پانی

پہنچنے سے جلد تک مثل انگوٹھی یا بالون کے اور واجب ہی پہلے داہنے ہاتھ

کو دہونا بعد ازان بائین ہاتھ کو چوتھے مسح کرنا مقدم سر کے بالون پر

خواہ حقیقت مین یا بہ تقدیر و اندازہ اور اگر بال نہون تو جلد پر مسح کرے

بقیہ سے اوس تری کے جو ہاتھ مین باقی ہو ہر چند کہ ایک اونگلی سے مسح کرے

یا معکوس مسح واقع کرے پانچوین مسح کرنا دونون پانون کے جلد پر سر

انگشت سے اصل ساق تک اور اسطرح سے مسح کرے کہ اقل اسم مسح اوسپر صادق

اور یہ اچھا ہے ۱۲ منہ

آئے بقیہ سے تری کے اور اگر کسی مسح کے لئے دونون مسحون مین سے آب جدید

لیگا تو مسح و وضو باطل ہوگا البتہ منہ کے بالون سے تری لینا مسح کے لئے جائز ہی

اور سزاوار ہی ابتدا کرنا داہنے پاؤن سے احتیاطاً اور مسح کو معکوس کرنا جائز نہین

بلکہ اونگلیون سے ابتدا چاہئے اور اصل ساق پر انتہا چھٹے ترتیب بطور مذکور

ساتوین موالات یعنے اسطرح پر اعضا کا پے در پے دہونا کہ عضو سابق

خشک نہونے پائے مگر حالت تعذر و مجبوری مین مثل اسکے کہ گرمی نہایت

[illegible] ہو یا قلت آب ہو آٹھوین بنفس خود وضو کرنا حالت اختیار مین

[illegible] کہ دوسرا شخص غیر متکفل اسکے وضو کا ہو بدون عذر شرعی کے تو وضو

باطل ہی البتہ اگر بسبب کسی مرض کے یہ خود وضو کرنے پر قادر نہو تو اسصورت
مین البتہ دوسرا شخص اسکو وضو کرادیگا نوین پانی پاک ہوا ور نجس نہوا ور پاک
کنندہ بھی ہو یعنے آب مضاف نہوا ور محل وضو بھی پاک و پاکیزہ ہو دسوین
آب وضو مباح ہو پس اگر غصبی ہوگا تو وضو باطل ہو گیارہوین اعضائے
وضو پر پانی جاری کردے پس اگر مقام غسل مین آب قلیل لگائے بطور تیل
ملنے کے اور اسطرحسے کہ وہ بدن پر جاری نہو تو یہ کافی نہوگا البتہ اگر مقام
مسح مین اسطرح آب قلیل کرے تو بھی کافی ہی بلکہ اولےٰ وہ احوط ہی بارہوین مکان وضو کا مباح
ہونا پس اگر مقام غصبی ہی باوجود علم و اختیار کے وضو کرے تو وہ باطل ہے
اور جب کوئی شک عارض ہو اثنائے وضو مین تو جس عضو مین شک ہو
اسے اعادہ کرے اور اوسکے مابعد کو بھی بجا لائے اور واجبات
غسل بھی بارہ ہین پہلے نیت اور اوسے مقارن کسی جزو کے واقع کرنا چاہئے
اجزائے سر سے اگر غسل ترتیبی ملحوظ ہوا ور مقارن جمیع بدن کرے اگر
غسل ارتماسی مقصود ہوا ور حکم نیت آخر غسل تک بحال خود باقی رکھے
یعنے کوئی نیت مخالف نیت اول کے نکرے اور کیفیت نیت غسل یہ ہی کہ غسل
کرتا ہون واسطے مباح ہونے نماز کے بخیال اوسکے واجب ہونے کے

قربۃً الی اللہ اور جو شخص کہ [illegible] اور تتابع حدث وغیرہ سے مضطر ہو تو وہ
نیت سابق مین نیت رفع حدث کو ضم کر سکتا ہی بلکہ محض نیت رفع حدث پر
بھی اکتفا کر سکتا ہی دوسرے دہونا سر و گردن کا اور اوس مقدار کا کہ
جو ظاہر ہو دونون کانون سے اور جو بال کہ مانع ہون پانی کے جلد پر پہونچنے
سے اونہین حرکت دینا تاکہ پانی جلد تک پہونچ جائے تیسرے داہنے
جانب کا دہونا چوتھے بائین جانب کا دہونا اور اختیار ہی عورتین کو جس
جانب مین چاہے شریک کرکے دہوئے اور بہتر یہ ہی کہ دونون جانبونمین
شریک کرے اور دو دفعہ دہوئے پانچوین پانی پہونچانا اور تخلیل کرنا
اوس چیز کا کہ نہ پہونچے پانی وہانکی جلد پر بدون اوسکی تخلیل کے چھٹے
حدث کا متخلل نکرنا اثنائے غسل مین ساتوین خود متکفل غسل ہونا حالت
اختیار مین آٹھوین مراعات ترتیب بطور مذکور رہی اور متابعت غسل
مین واجب نہین نوین پانی کا طاہر و مطہر ہونا اور محل کا بھی پاک
ہونا دسوین آب غسل کا مباح ہونا پس اگر غصبی ہو تو غسل باطل ہی
گیارہوین پانی کا بدن پر جاری کر دینا جیسا کہ وضو مین مذکور ہوا
بارہوین مکان غسل کا مباح ہونا اور شک کرے کسی فعل مین افعال

غسل سے حالانکہ مشغول غسل ہو تو جو حکم وضو مین بیان کیا گیا اوسی پر
عمل کرین اور واجبات تیمم بھی بارہ ہین پہلے نیت اور اوسے
مقارن واقع کرے زمین پر ہاتھ لگانے کے یا مسح پیشانی کے اور حکم
نیت آخر تیمم تک باقی رکھے اور صورت نیت تیمم یہ ہی تیمم کرتا ہون بدل وضو
یا غسل واسطے مباح ہونے نماز کے واجب قربۃ الی اللہ اور قصد رفع
حدث کو تیمم مین کچھ دخل نہین دوسرے دونون کفدست زمین پر
لگانا تیسرے ہاتھ لگانا مس کرنا پیشانی پر اوس مقام کہ جہان سر کے
بالونکا نکلنا شروع ہوا ہی حقیقت مین یا تقدیر و اندازہ سے کنارہ بالا
بینی تک اور اگر کنارہ زیرین تک مس کرے تو اولی ہی چوتھے کفدست
چپ سے پشت دست راست کو گٹے سے انگلیونکے کنارے تک مسح کرے
پانچوین کفدست راست سے پشت دست چپ کو مسح کرے بطور مذکور
چھٹے اگر کوئی چیز مثل انگوٹھی وغیرہ کے حائل ہو تو اوسے ہاتھ سے
جدا کرے ساتوین ترتیب بطور مذکور آٹھوین موالات ہی اور مراد
اوس سے اس مقام پر پے در پے افعال کا بجا لانا ہی نوین پاک ہونا خاک
تیمم کا اور اسیطرح پاک ہونا محل کا اور کافی ہی تیمم کے لئے پتھر اور یہ شرط

نہین ہی کہ خاک تیمم ہاتونین لگی رہی بلکہ ہاتون کا جہٹک دینا مستحب ہی تا کہ
خاک چہوٹ جائے دسوین مباح ہونا خاک تیمم کا اور غصبی نہونا گیارہوین
مکان تیمم کا مباح ہونا بارہوین پہیرنا دونو ہاتون کا منہہ پر اور پہر ایک
کف دست کا دوسرے پشت دست پر پہیرنا لیکن استیعاب مسح کا
یعنے تمام و کمال عضو پر مسح واقع ہوا اور اگر اثنائے تیمم مین شک ہو نواقض
تیمم کا تابع اوس چیز کا کہ جسکے وہ تیمم بدل ہوا ہو یعنے اگر وہ تیمم بدل
وضو ہو تو اوسکا شک مین حکم شک وضو جاری ہوگا اور اگر بدل غسل ہو تو
حال اوسکا اور غسل کا یکسان ہوگا اور قادر ہونا مبدل پر یعنے غسل یا وضو
پر باعث بطلان بدل یعنے تیمم کا ہوتا ہے اور اگر وہ تیمم بدل وضو ہو تو ایک
ضرب کافی ہی یعنے ایک بار ہاتہہ زمین پر لگا کے پیشانی پر اور ہاتونپر بطور
مذکور مسح کرے اور اگر بدل جنابت ہو تو دو ضربتین لگائے اور اگر سوائے
غسل جنابت کے اور کسی غسل کے عوض تیمم کرے تو دو تیمم کرے ایک
بدل غسل اور ایک بدل وضو اور میت کے لئے تین تیمم چاہیین عوض مین
تین غسلون کے کہ آب سدر و کافور و آب خالص سے لازم ہوتے ہین اور
ہر تیمم مین دو ضرب لگانا چاہئین اور سزاوار ہی تیمم کا تنگی وقت نماز مین بجا لانا

ب ۲ بیان ازالہ نجاست عشرہ مین ہی جامہ وبدن سے اور نجاسات عشر سے مراد بول و غائط ہے اوس حیوان کے کہ جو غیر ماکول اللحم ہو اور نفس سائلہ یعنے خون جہندہ رکہتا ہو اور خون اوس حیوان کا کہ جو خون جہندہ رکہتا ہو ماکول اللحم ہو یا نہو اور خنزیر اور کتا یہ بھی اور اونکا نجس ہی مگر خاص میت مسلم البتہ بعد غسل پاک ہو جاتا ہی اور مسکرات خواہ کوئی فرد مسکر مثل شراب اور جو کچھہ کہ حکم مسکر مین ہو مثل [illegible] پاک کرنا نجاست کا اون دس نجاستون سے ساتھہ آب پاک و پاکیزہ چاہئے کہ وہ بھی پاک ہو اور پاک کنندہ بھی ہو یعنے آب مضاف نہو یا تین بار موضع نجاست کو مسح کرے جس جسم طاہر سے مثل کلوخ وسنگ وغیرہ کے بشرطیکہ مقصود و غایت استنجاے وتطہیر نجاست غائط ہو اور وہ متعدی و متفرق نہوا ہو اور تخلی پر یعنے جو شخص کہ بیت الخلا مین جائے ستر عورتین واجب ہی اور انحراف قبلہ سے یعنے روبقبلہ یا پشت بقبلہ بیت الخلا مین نہو بلکہ منحرف و کج قبلہ سے بیٹھے اور کبھی پاک کرتی ہی زمین اگر باطن نعل نجس ہو اور آفتاب بھی پاک کرتا ہی امثال زمین نجس کو اور آگ باینطور کہ کسی چیز کو جلائے پس اگر وہ نجس ہو گی تو پاک ہو جائیگی اور استحالہ یعنے کسی چیز کی حقیقت کا متغیر ہو جانا ایک حال سے دوسرے حال پر مثل

اسکے کہ کوئی نجس چیز غلہ دیوان ہو جاے اور انتقال اپنے ایک مقام سے
دوسرے مقام پر منتقل ہونا مثل اسکے کہ جون انسان نجس ہی جب اوسے پشہ
پیئے گا تو وہ شکم پشہ مین منتقل ہو جب اسنے سے پاک ہو جائے گا اور انقلاب مثل
اسکے کہ شراب سرکا ہو جائے اور نقص مثل اسکے کہ شیرہ انگور کے دو ثلث
جل جائین اور ایک ثلث باقی رہے تو وہ پاک ہو جائے گا اور نظر سے غائب
ہونا حیوان مین شرط نہین بلکہ زوال عین نجاست کافی ہی حکم طہارت مین اوسکے
البتہ انسان کے پاک ہونے مین یہ شرط ہی کہ بقدر نظر سے غائب رہی کہ اوتنے
عرصہ مین ازالہ نجاست ممکن ہوا اور واجب ہی عصر کرنا اور نچوڑنا جامہ نجس کا
اگر اوسے آب قلیل مین پاک کرین مگر پیشاب طفل رضیع سے پاک کرنے مین
حاجت نچوڑنیکی نہین بلکہ فقط پانی سے تطہیر کافی ہی اور اگر غیر بول رضیع سے نجس
ہوا ہو تو اوسمین دو بار دھونا چاہئے اور غسل میت تین بار ہی ایک بار سدر سے
بعد ازان کافور سے بعد ازان آب خالص سے بترتیب مثل غسل جنابت کے
او تینون غسلون کے لئے ایک ہی نیت کافی ہی اور اگر آب سدر و کافور دستیاب
نہو تو فقط آب خالص سے تین بار غسل دینا کافی ہی اور تین بار تطہیر کرنا
چاہئے باوجود تعفیر کے یعنے خاک ملنے کے پہلے مرتبہ ولوغ سگ مین

اور اگر خوگ یا موش زبان کسی ظرف مین لگائے یا شراب سے وہ ظرف نجس ہو جائے
توساتھ بار دہونا چاہیے اور غسالہ کا حال تلات یا زوال نجاست یا طہارت مین
مثل حال محل کے [illegible] جو خون کہ موقوف نہوا ور
جاری رہے وہ معفو ہے اور [illegible] جو خون کہ کم مقدار مین درہم بغلی سے
وہ بھی معفو ہے اور معفو ہے [illegible] عورت کی لباس کی کہ جو مربیہ کسی طفل
کی ہوا ور بجز اوس ایک لباس [illegible] لباس دستیاب نہو لیکن تمام شبانہ روز
مین ایک بار اوسکی تطہیر کرے [illegible] آخر روز تطہیر ان ولباس کرے
اور اوسکے بعد سے نماز طہر [illegible] کو بجالائے اور معفو ہے نجاست اوس
لباس کے کہ جسمین فقط [illegible] اسقدر ہو کہ [illegible] اوس سے تنہا نہو سکے
اور مطلق نجاست [illegible] اوسکا ممکن نہو بیان ستر عورتین میں ہے
مرد کے لئے اور ستر تمام [illegible] عورتون کے لئے بجز منہ کے اور دونو کف دست
کے اور پشت قدم کے اور تغطی کو پوشیدہ کرنا بالونکا اور کانونکا اولی اور بہتر ہے
بنا بر ایک روایت کے اور جو عورت کہ کنیز محض ہو اور کوئی جز بھی اوسکا آزاد
نہو تو اوسے پوشیدہ کرنا [illegible] واجب نہین اور ساتر عورت مین مراعات پانچ
امرونکی واجب ومعتبر ہے اول یہ کہ وہ ساتر عورت طاہر ہو مگر جو کہ مستثنی ہو

دوسرے کہ جلد میت نہو تیسرے جلد غیر ماکول اللحم نہو اور یہی حکم ہے اوسکے
بالون کا اور ریشم کا یا اوسطرح کا ہیں کہ چھوٹے ہوں مثل روئین وغیرہ کے مگر خز
خالص وسنجاب اس حکم سے مستثنی ہین چوتھے غصوب نہو پانچوین حریر محض
نہو مرد و خنثی کے لئے بدون محاربہ یا ضرورت شرعی کے مثل سکے کہ سرما شدید
ہوا اور کوئی لباس بجز لباس حریر کے موجود نہو کہ اسصورت مین البتہ جامہ حریر پہننا
حرام نہو گا اور اسیطرح مرد و خنثی پر لباس طلا باف حرام ہے اور جائز نہین پہننا
ویسی نعل کا حال نماز مین کہ ساتر پشت قدم ہوا اور ساتر ساق پا نہوا اور اگر ساتر
ساق پا ہو تو اوسمین کچھ مضائقہ نہین گوکہ ساق اوس نعل سے کم ہو اور طول
نہو ہشتم مراعات وقت ہین اور اس رسالہ مین بیان فقط نماز پنجگانہ کے وقت کا
مقصود ہے پس وقت نماز ظہر زوال شمس سے ہے اور وہ علوم ہوتا ہے ظاہر ہونے
سے سایہ کے جانب مشرق مین یعنے شاخص کے برابر ہو کے جب سایہ مشرق کے
طرف بڑہنے لگے تو اوسوقت زوال شمس معلوم ہو گا اور بعد فارغ ہونے کے
حقیقت مین یا بتقدیر و اندازہ ظہر سے وقت نماز عصر داخل ہوتا ہے اور وقت
نماز مغرب ذہاب و زوال حمرت مشرقیہ ہے اور وقت نماز عشا بعد تمام ہونے نماز
مغرب کے ہے حقیقت مین یا بتقدیر و اندازہ داخل ہوتا ہے اور رفع و تقدیر

اس مقام پر اور اوسکے سابق مین بھی جو گذرا یہ مراد ہی کہ جو شخص اول وقت
نماز نہ پڑہے اور دریافت کرنا چاہے کہ وقت فضیلت نماز عصر یا عشا آیا
ہی یا نہین تو اندازہ و فرض کرے کہ اگر نماز ظہر اول وقت پڑہتا تو ابتک
تمام ہوجاتی یا نہین پس اگر اسقدر گنجایش ہو کہ اوسمین نماز ظہر ہوجاتی تو معلوم
ہوگا کہ وقت نماز عصر بھی داخل ہوا ہی والا فلا اور تاخیر کرنا نماز عشا مین پہلے تک
کہ زوال حمرت مغربیہ ہو افضل ہی اور وقت نماز صبح فجر معترض ہی یعنے صبح
صادق اور ممتد ہوتا ہی وقت نماز ظہر و عصر وقت مغرب و عشا کے داخل ہونے
تک اور وقت مغرب و عشا نصف شب تک اور وقت نماز صبح طلوع آفتاب
تک ۵ بیان مکان مین ہی اور مکان نماز مین دو امر شرط ہین پہلے یہ کہ وہ غیر
مغصوب ہو اور پاک ہو اور جائز ہی نماز مقام نجس مین بھی بشرطیکہ نجاست
اوسکی متعدی نہو بدن یا لباس مصلی کے جانب مگر مقام سجود یعنے جس جگہ پیشانی
سجدہ مین رکھے اوسکی طہارت مطلق نجاست سے معتبر ہی خواہ وہ متعدی
ہو یا نہو ۶ بیان قبلہ ہی اور اوسمین دو شرطین ہین پہلے کہ مصلی متوجہ ہو اوسکے
جانب اگر علم و معرفت قبلہ رکھتا ہو ورنہ علامات پر اعتماد کرے مثل اسکے کہ مجدی کو
محاذی خلف شانہ راست کرے اور مغرب و مشرق کو داہنے و بائین جانب کو

رکھے یہ شخص کہ اہل عراق سے ہو اور برعکس اسکے عمل مین لاوے وہ شخص کہ جو حجاز و مقابل اہل عراق ہو مثل اسکے کہ طلوع سہیل کو درمیان دونو آنکھونکے رکھے اور جدی کو شانہ چپ پر اور جس مقام پر بنات النعش غروب کرتے ہین اوسے پشت گوش راست ۔۔۔ رے اگر باشندہ شام ہو اور اگر اہل یمن ہو تو اوسکے برعکس عمل مین لاوے ۔۔۔ یا اور عیوق کو ۔۔۔ جانب بائین جانب فرض کرے اگر اہل مغرب ہو اور بالعکس وسکے عمل مین لائے اگر مشرقی ہو اور اگر علامات مفقود ہون تو کسی عارف ثقہ کے قول پر اعتماد کرے دوسرے یہ کہ متوجہ ہو طرف چار جہتون کے اگر قبلہ کو نجانتا ہو اور اگر وقت تنگ ہو بایں طور کہ اوس مقدار مین ایک ہی جہت مین نماز پڑہ سکے تو فقط ایک ہی جہت کے جانب متوجہ ہونا کافی ہی بس یہ ساتھہ فرض ہین کہ نماز سے مقدم انکا بجالانا چاہئے خواہ حضر مین ہو یا سفر مین اگرچہ بعض انمین سے بدل و عوض مین بعض کے واقع ہوتے ہین مثل اقسام طہارت کے کہ مثلا تیمم بدل وضو یا غسل ہوتا ہی بعد ازان شامل ہونا سفر کا وقت نماز کو موجب قصر نماز چہار رکعتی مگر چار مقام مین یعنی مسجد مکہ و مدینہ و کوفہ و حائر حضرت امام حسین علیہ السلام مین کہ ان مقامون مین قصر واجب نہین بلکہ مصلّی کو تخییر ہی قصر و اتمام مین اور مراعات قصر و اتمام کے

نماز مین ادا و قضا معتبر ہے یعنے جس نماز کو تمام و کامل ادا کرنا چاہئے اوسکی
قضا بھی کامل ہوگی گوکہ سفر مین اوسے بجالائے اور جو نماز کہ بقصر واجب ہے
اوسکے قضا مین بھی قصر کرے گوکہ حضر مین واقع ہوا اور ایک شرط سفر موجب
قصر مین یہ ہے کہ مقصود سفر سے آٹھ فرسخ کا طے کرنا ہوا اور دیوارین اور اذان
شہر کے پوشیدہ و مخفی ہو جائین اگرچہ بتقدیر اندازہ ہو مثل اسکے کہ آواز موذن
بلند نہو یا دیوارین شہر پناہ کی کم ہوون یا مسافر نابینا ہو یا سماعت نرکھتا ہو اور
مقصود و غرض سفر سے معصیت کرنا بسبب اوسکے نہو اور پہونچنا اپنے
شہر تک مقصود ہو یا کسی مقام مین اقامت عشرہ کا ارادہ ہو یا تیس دن کا مطلقا
جب تک کہ غالب نہو سفر حضر پر کہ اسصورت مین قصر نہ لازم ہوگا مگر یہ کہ نیت
اقامت عشرہ کرے

فصل دوسری

بیان مقارنات مین ہے یعنے ان چیزون مین
کہ جنکا مقارن نماز بجالانا چاہئے اور وہ آٹھ ہین اول نیت اور اوسمین ساتھ
شرطین معتبر ہین ایک یہ کہ قصد تعین وجوب کرے اور قصد ادا یا قضا یا قربت کا ہو دوم
مقارن تکبیرۃ الاحرام اوسے واقع کرے قبل اوسکے اور حکم نیت آخر نماز تک بحال
خود باقی رکھے اور عنوان نیت یہ ہے کہ مثلا نماز ظہر ادا کرتا ہون بسبب اوس کے
واجب ہونے کے قربۃ الی اللہ اور قصد قطع نماز نکرے اثنا مین اوسکے اور کوئی امر

منافی واقع کرے تو نماز اوسکی باطل ہی بنا بر ایک قول کے اور یہی احوط ہی اور نیت مین فقط قصد ہی آ جس
ہی حاجت تلفظ و تکلم نہین اور کچھہ تلفظ کا اعتبار نہین بلکہ وہ مکروہ ہی اسلئے کہ وہ
ایک کلام ہی کہ بدون حاجت و ضرورت واقع ہوگا بعد اقامت کے اور کلام بدون
ضرورت بعد اقامت مکروہ ہی دوسرے تکبیرة الاحرام اور واجب ہین اوسمین
گیارہ امر پہلے یہ کہ تلفظ کرے ساتھہ اوسکے یعنے زبان سے اللّٰہ اکبر کہے پس اگر اس
عبارت کو بدل دے اور اوسکی عوض کوئی اور عبارت کہے تو نماز اوسکی باطل ہی
دوسرے یہ کہ زبان عربی مین اوسے ادا کرے پس اگر عمداً با وجود قدرت کے زبان عربی
مین کہنے کے فارسی مین کہے تو نماز اوسکی باطل ہوگی تیسرے موالات ہی یعنے پے در پے
کہنا اللّٰہ اکبر کا پس اگر فصل کرے اوسقدر کہ عرف مین اوسے اللّٰہ اکبر نکہین تو نماز اوسکی
باطل ہوگی چوتھے تکبیر کا مقارن نیت واقع کرنا پس اگر عمداً فصل کرے تو نماز
باطل ہوگی پانچوین واقع کرنا اوسکا بعد تکمیل قیام ہی پس اگر بخوبی تمام قیام حاصل
نہو اور تکبیرة الاحرام کہے تو نماز باطل ہوگی چھٹے مد نکرنا درمیان حرفون کے پس اگر
مد کرے ہمزہ اللّٰہ کو باینطور کہ ہمزہ استفہام معلوم ہو تو نماز باطل ہی اور اسیطرح
اگر ہمزہ اکبر مین مد کرے کہ وہ مشابہ جمع ہو جائے ساتوین مراعات ترتیب پس اگر
بالعکس کہے یعنے اکبر اللّٰہ تو نماز باطل ہوگی آٹھوین اسماع اپنے نفس کا کرے

یعنے اپنے تئین سنائے خواہ از راہ حقیقت یا از راہ تقدیر و اندازہ نوین حرفونکو اونکے مخارج معینہ سے ادا کرے جیسا کہ اور ادعیہ و اذکار مین شرط ہے بعلی الاحوط دسوین مراعات اعراب و تشدید کرنا گیارہوین قطع الف وقطع ہمزہ کا ظاہر کرنا پس اگر دونون ہمزون کو یا اونمین سے ایک کو وصل کرے تو نماز باطل ہوگی تیرہوسے قرآت ہی اور واجبات قرأت سولہہین پہلے پڑہنا سورہ حمد کا اور ایک اور سورہ کا نماز دو رکعتی یا دو پہلے رکعتونمین نماز سہ رکعتی و چہار رکعتی سے دوسرے مراعات اعراب و تشدید وغیرہ موافق اوسطرح کے کہ جو تواتر منقول ہی پس اگر قرارت بنا بر شاذ و نادر کے کرے تو نماز باطل ہی تیسرے مراعات ترتیب کلمات و آیات کے کرنا جیسا کہ بتواتر منقول ہوئے ہی چوتھے موالات پس اگر سکوت طویل کرے یا اثنائے قرارت سورہ مین سوا اوسکے اور کچہہ پڑہے عمداً تو نماز اوسکی باطل ہوگی پانچوین مراعات وقف کرنا آخر کلمہ پر باوجود محافظت نظم و نسق کے پس اگر اثنائے کلمہ مین وقف کرے باینطور کہ بحسب عرف قاری نہ شمار کیا جائے یا سکوت کرے ہر کلمہ پر باینطور کہ نظم و نسق قرآن مین خلل واقع ہو تو نماز اوسکی باطل ہوگی چھٹے یہ کہ باآواز بلند پڑہے مرد نماز صبح کو اور دو پہلی رکعتونکو نماز مغرب و عشا سے اور باقی نمازونکو آہستہ بجالانا چاہتے خواہ مرد ہو یا عورت اور اقل مراتب جہر یہ ہی کہ مصلے آواز اپنی سنائے کہ اوس شخص کو

کہ قریب اوسکے ہو اور صحیح ہو یعنے سماعت مین وسکے فرق نہو اور اقل مراتب اخفات
یہ ہی کہ آواز اپنے تئین سنائے اگر سماعت رکہتا ہو نہین تو تقدیر و اندازہ کرے
ساتوین مقدم رکہنا سورہ حمد کا دوسرے سورہ پر پس اگر عمداً اسکے بالعکس کرے
تو نماز اوسکی باطل ہی اور اگر از راہ سہو یا نسیان عکس ترتیب کرے تو پہر بترتیب
اعادہ کرے آٹہوین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا اول سورہ حمد مین اور ابتدا
مین دوسرے سورہ کے بہی پس اگر عمداً وسے ترک کرے تو نماز باطل ہو گی
نوین تنہا سورہ پڑہنا بعد سورہ حمد کے پس اگر ایک سورہ کو دوسرے سے
مقارن کرے بعد سورہ حمد کے تو بنا بر قول اکثر نماز اوسکی باطل ہو گی اور یہی جواب ہے
دسوین تمام و کمال پڑہنا سورہ کا پس اگر بعد سورہ حمد کے دوسرے سورہ کو تمام
سورہ نہ پڑہے بلکہ اکتفا تلاوت پر بعض سورہ کے کیے تو نماز اوسکی باطل ہو
گیارہوین سورہ غیر عزیمہ پڑہے یعنے وہ سورہ نہ پڑہے کہ جسمین سجدہ واجب ہو
اور نہ وہ سورہ پڑہے کہ بسبب اوسکے وقت نماز فوت ہو جائے بارہوین قصد
و ارادہ کرنا بسم اللہ سے کسی خاص سورہ کا بعد سورہ حمد کے مگر یہ کہ لازم
ہو ذمہ پر اوسکے بسبب نذر وغیرہ کے کوئی سورہ کہ اسصورت مین البتہ احتیاج
تعیین نہین تیرہوین تجاوز نکرنا ایک سورہ سے دوسرے سورہ کے جانب

اگر تجاوز کر چکا ہو تلاوت مین نصف سورہ سے یا سورہ توحید و جحد پڑھتا ہو کہ ان
دونون سورتون سے عدول نہین کر سکتا اور سورہ کے جانب گو کہ نصف سے تجاوز
نکیا ہو مگر جمعہ مین یا نماز ظہر روز جمعہ مین البتہ ان سورتون سے عدول کر سکتا ہی سورہ جمعہ
یا سورہ منافقین کے جانب اگر تجاوز نصف سے نہوا ہو چودھوین اخراج حروف
اون مخارج سے کہ جو متواتر منقول ہین پس اگر ضاد مغضوب یا ضالین کا اخراج
مخرج ظا یا دال معجمہ سے کرے تو نماز اوسکی باطل ہی پندرھوین زبان عربی مین ادا
کرنا پس اگر ترجمہ کرے تو نماز باطل ہی سولھوین ترک کرنا آمین کا یعنی آمین نہ کہنا
بعد سورہ حمد کے غیر حالت تقیہ مین سترھوین کافی ہی سواے دونون پہلی رکعتون کے
اور رکعتون مین تنہا الحمد یا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بترتیب پے درپے
زبان عربی مین آہستہ آہستہ کہنا چوتھی مقارنات نماز سے قیام ہی اون
تین چیزون مین کہ جو مذکور ہوئین یعنی وقت نیت و تکبیرۃ الاحرام و قرارت مین اور
اور قیام مین چار چیزین واجب ہین پہلے انتصاب یعنی سیدھا کھڑا ہونا پس اگر
باوجود اختیار منحنی ہو تو نماز باطل ہی دوسرے استقلال یعنی خود ایستادہ ہونا
پس اگر باوجود قدرت کے اوسپر کسی چیز پر اعتماد کرے تو نماز اوسکی باطل ہی تیسرے
استقرار پس اگر اثناے نماز مین راہ چلے یا راحلہ پر سوار ہو گو کہ وہ بندھا ہوا ہو

یا ایسی چیز پر ایستادہ ہو کہ قدم کو اوسکے ثبات واستقرار نہو مثل بطن وغیرہ کے
تو نماز اوسکی باطل ہوگی چوتھے یہ کہ دونون پاؤن وسکے باہم قریب ہون پس اگر
اسقدر فاصلہ اور فرق سے ہون کہ حد قیام سے اوسی خارج کرین تو نماز باطل
ہی اور اگر اصلا قیام پر قادر نہو تو نشستہ نماز بجالائے اور اگر اسپر بھی قادر نہو تو
کروٹ سے نماز پڑہے وگرنہ پشت پر لیٹ کے نماز پڑہے ہاں اگر مرض مین تخفیف ہوجائے
یا شدت ہو تو صورت اخیر مین پڑہتا ہوا جھکے گا بخلاف صورت اولی کے کہ اوسمین
بقدر تخفیف بتدریج وترتیب اوٹھکے قرارت کرے گا پانچوین مقارنات
سے رکوع ہی اور اوسمین نو امر واجب ہین پہلے انحنا یعنے اسقدر جھکانا کہ ہاتھ
گھٹنون تک پہونچ جائین اور ہاتون کو گھٹنون پر رکھنا کچھہ واجب نہین دوسرے
ذکر کرنا اوسمین اور مراد ذکر رکوع سے ربی العظیم وبحمدہ ہی یا سبحان اللہ تین
بار صاحب اختیار کے لئے یا سبحان اللہ ایک بار مضطر کے لئے تیسرے عربی ہونا
ذکر کا پس اگر ترجمہ کرے اوسکا تو نماز باطل ہی چوتھے موالات پس اگر فاصلہ کرے
ذکر رکوع مین اسقدر کہ اوسے ذکر نکہین تو نماز باطل ہی پانچوین طمانیت وقار
رکوع مین بقید ذکر پس شروع کرے ذکر پس اگر شروع کرے ذکر قبل انحنا کے
یا تمام کرے بعد انتصاب تو نماز باطل ہی چھٹے سنانا ذکر اپنے تئین اگر چہ

بتقدیر و انداز ہ ہوشا تو ین سر بلند کرنا رکوع سے پس اگر ایستادہ نہوا ور اتنا سے
رکوع سے سجدہ مین جہک جائے تو نماز باطل ہی آٹھوین بعد ذکر کچہہ طمانینت و
سکون کرنا اور اوسکی کچہہ حد معین نہین بلکہ مسمی کافی ہی نوین طمانینت وسکوت مین
طول ندے پس اگر بسبب تطویل سکوت حد نماز سے خارج ہو جائے اور عرفاً
اوسے مصلی نکہین تو نماز باطل ہی چھٹے مقارنات نماز سے سجدہ ہی اور واجبات
سجدہ چودہ ہین اول سجدہ کا سات عضو پر واقع کرنا یعنے پیشانی اور دونو کف دست
اور دونو گھٹنون اور دونو انگوٹھون پر پاؤن کے دوسرے تمکن اعضا سجدہ سے
پس اگر تحمل کرے یعنے بعض اعضا کا زور بعض اعضا پر رکھے یا غیر مستقر پر مثل برف
وغیرہ کے سجدہ کرے تو نماز باطل ہی تیسرے پیشانی کا رکھنا اوس چیز پر کہ جسپر سجدہ
صحیح ہو چوتھے یہ کہ مقام سجدہ اوس مقام سے کہ جہان پر کھڑا ہے مساوی اور
برابر ہو پس اگر زیادہ بلند ہو یا پست بنسبت ایک خشت کے تو نماز باطل ہی پانچوین
ہر عضو مین سے اوس مقدار کو زمین پر رکھنا کہ بحسب عرف جسپر وضع صادق آئے
پس اگر کم اوس سے یعنے مقدار غیر معتد بہ زمین پر رکھے تو نماز باطل ہی چھٹے ذکر سبحان
ربی الاعلی وبحمدہ ہی یا جو ذکر رکوع مین مذکور ہوا ساتوین طمانینت بقدر ذکر پس اگر
سجدہ سے سر بلند کرے قبل کامل کرنے ذکر کے یا ذکر شروع کرے قبل سجدے مین

جانے کے تو نماز باطل ہے آٹھوین عربی ہونا ذکر کا نوین پے در پے واقع کرنا اوسکا
دسوین سنانا اپنے نفس کے تئین جسطرح پر کہ گذر اگیا رہوین سر کا بلند کرنا سجدے سے
بارھوین تامل و مکث کرنا بعد رفع راس کے اسقدر کہ سکون نفس حاصل ہو جاوے
اور بعد سجدہ ثانیہ مکث و طمانینت واجب نہین تیرھوین طمانینت مین زیادہ طول نہ دے
جیسا کہ سابق مین مذکور ہوا چودھوین دو سجدہ کرنا پس ایک سجدہ کافی نہوگا اور زیادہ دو سے
بھی جائز نہوگا ساتوین مقارنات نماز سے تشہد ہے اور واجبات تشہد نو ہین اول
بیٹھنا تشہد کے لئے دوسرے طمانینت بقدر تشہد تیسرے اقرار شہادتین چوتھے صلوات
بھیجنا نبی پر پانچوین درود بھیجنا آل نبی پر چھٹے زبان عربی مین ادا کرنا اوسکا ساتوین
مراعات ترتیب آٹھوین مراعات موالات نوین مراعات منقول اور وہ یہ ہے
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پس اگر اسی عبارت خاص کے عوض کوئی عبارت اور مرادف اسکے پڑھے
یا واو عطف کو ساقط کردے یا لفظ اشہد کو تو نہ کافی ہوگا اور اگر ترک کرے لفظ
وحدہ لا شریک لہ یا لفظ عبدہ و رسولہ کو تو کچھ مضائقہ نہین آٹھوین مقارنات نماز سے
تسلیم ہے اور واجبات تسلیم نو ہین پہلے بیٹھنا اوسکے واسطے دوسرے طمانینت
بقدر اوسکے تیسرے ان دو عبارتون مین کوئی عبارت پڑھنا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

وبرکاته یا السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اور پڑھنا عبارت اولی کا اولی
ہی چوتھے ترتیب کلمات تسلیم مین پانچوین عربیت تسلیم چھٹے موالات ساتوین مراعات
اون امورونکی جو کہ مذکور ہوے پس اگر منکرہ کرے سلام کو یا جمع کرے رحمت یا واحد کردے
برکات کو یا اور مثل اسکے دخل وتصرف کرے تو باطل ہی آٹھوین تسلیم کا موخر کرنا
تشہد سے اور نیت خارج ہونیکی نماز سے تسلیم مین واجب نہین اگرچہ احوط ہی نوین
باعث خروج وفراغ نماز سے پہلے عبارت کو گردانے اون دونون عبارتون سے
کہ جو سابق مین مذکور ہوئین اور اگر مخرج نماز سے فقط دوسرے عبارت کو گردانے
تو یہ کافی نہوگا اور واجب ویسی تسلیم مین اور تشہد مین بھی سنانا عبارت کا اپنے تئین ہے
اگرچہ بتقدیر واندازہ ہو پس یہ مجموع واجبات نماز ہین اور اگر چاہے بروجہ حصر اوسپر
اطلاع پائے تو پوشیدہ نہی کہ پہلی رکعت مین اکسٹھ امر فرض ہین اور دوسری رکعت
مین چوالیس اور تیسری مین اوتالیس اور اسیطرح چار رکعت مین پس اگر اختیار کرے
تسبیح کو تو اون دونو رکعتونمین بتیس امر فرض ہونگے اور نماز دو رکعتی مین ایک سو بتیس
اور نماز سہ رکعتی مین ایکسو اکہتر اور نماز چہار رکعتی مین دو سو دس امر فرض ہین پس تمام
پنجگانہ نمازونمین حال حضر مین نوسو چوبیس امر واجب ہین ازراہ مقارنت کے اور
حال سفر مین تین سو چہیاسٹھ امر فرض ہین اور جو شخص تسبیح پڑہے نماز مین تو پانچسو

فرض ہین حال حضر مین اور حال سفر مین چہ سو پینسٹھ **فصل تیسری** بیان منافیات
نماز مین ہے اور وہ پچیس ہین پہلے جو چیزین کہ ناقض و مبطل طہارت ہین مثل طہارت کے
آب نجس سے عمدا یا آب غصبی سے باوجود علم کے ساتھ غصبی ہونے کے اور حالت اختیار
مین دوسرے پشت بقبلہ ہونا خواہ وقت باقی ہو یا نہ ہو اور قبلہ سے داہنے طرف یا بائین
جانب منحرف ہونا باوجود باقی ہونے وقت کے تیسرے جو چیز کہ بحسب عادت فعل کثیر
ہو اوسکا مرتکب ہونا چوتھے سکوت طویل بحسب عادت پانچوین عدم حفظ عدد رکعات
چھٹے شک کرنا دونو پہلی رکعتونمین یا نماز دو رکعتی مین یا نماز مغرب مین ساتوین ناقص
ہونا کسی رکن کا پانچ رکنو نمین سے یعنے نیت و تکبیرۃ الاحرام و قیام و رکوع و سجدتین
مین سے اور اسیطرح زیادہ ہونا کسی رکن کا ان ارکان مذکورہ مین سے آٹھوین
ناقص ہونا ایک رکعت کا یا ایک رکعت سے زیادہ کا اور یاد آنا بعد وقوع کسے
منافی کے منافیات نماز مین سے خواہ از راہ عمد ترک کرے یا از راہ سہو ناقص کیا
ہو نوین زیادہ کرنا ایک رکعت کا بشرطیکہ آخر مین چار رکعت کے بقدر تشہد
نہ بیٹھا ہو دسوین عدم حفظ پہلے دونون رکعتون کا گیارہوین نماز بجالانا قبل
وقت نماز بارہوین نماز پڑہنا مکان نجس یا جامہ نجس مین یا غصبی مین باوجودیکہ
پہلے سے علم غصبی ہونے کا یا نجس ہونے کا حاصل ہوا اور یہی حکم ہے بدن نجس کا

تیرہوین حق آدمی جبکہ تنگ کنندہ وقت ہو چودہوین بلوغ اثنائے نماز مین جبکہ باقی رہے وقت مین مقدار طہارت کی اور ایک رکعت کی پندرہوین ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھنا یعنے دست بستہ نماز پڑہنا عمداً بدون تقیہ کے سولہوین عمداً کلام کرنا ساتھ دو حرفون کے بغیر قران ودعا کے اور اسے قبل سے ہی کہنا غیر مقام تسلیم مین سترہوین اکل وشرب مگر نماز وتر مین اگر جبکو روزہ رکھنا منظور ہو اور شدت سے پیاسا ہوا اور فعل کثیر واقع نکرے اور قبلہ سے منحرف نہو پس اُنباوصف مراعات امور مذکورہ کے اگر نماز وتر مین پانی پئے تو کچھ مضائقہ نہین اٹھارہوین عمداً قہقہہ سے ہنسنا اور اگر آواز نہو بلکہ محض تبسم ہو تو نماز باطل نہوگے اونیسوین عمداً گریہ وبکا کرنا امور دنیوی پر بیسوین عمداً کسی واجب کا ترک کرنا خواہ جاہل مسئلہ ہو یا نہ ہو مگر جہر واخفات کہ اوسمین جاہل مسئلہ معذور رہے اکیسوین عمداً منحرف ہونا قبلہ سے بائیسوین عمداً کسی فعل واجب کا زیادہ کردینا خواہ رکن یا غیر رکن تیئیسوین عمداً بالونکو بطور جوڑے کے باندہنا چوبیسوین حالت رکوع مین ایک کفدست کا دوسرے کفدست پر رکھنا درمیان دونون زانوونکے اور اوسے تطبیق بھی کہتے ہین اور ان دونون مسئلونمین اختلاف ہے درمیان علماء کے پچیسوین عمداً تکبیر کو نماز مین بر سہا کرنا بنا بر ایک قول کے اور بعضونے اسی مطلقاً منافی نماز جانا ہے اور یہ احوط ہے

۱۵ اور بحوث مذکور ہوا اور احوط ہے اور ازبرای اعتیاد اعادہ نماز مین بہ نسبت [illegible] ۴۴

خواہ عمداً برہنہ کرے یا سہواً پس ہوئے جمیع وہ امر کہ جو متعلق نماز پنجگانہ سے ہین ایک
ہزار نواور متعرض حصر ہونا واجب نہین بلکہ کافی ہی پہچاننا نفس واجبات مذکورہ کا
اور حق تعالی توفیق دہندہ ہی لیکن خاتمہ پس اوسمین دو بحثین ہین بحث اول
بیان مین اوس خلل کے ہی کہ جو واقع نماز ہوا اور وہ کئی قسم پر ہی قسم اول وہ خلل ہی
کہ جو باعث فساد وبطلان نماز ہوا اور بیان اوسکا منافیات نماز مین ہوا دوسرے
وہ چیز ہی کہ مقتضے کسی امر کو نہوا اور وہ بہول جانا غیر رکن کا ہی واجبات مین سے بشرطیکہ
یاد آتے مگر جبکہ محل اوسکا گذر جائے مثلاً قرارت کو یا بعض اجزا قرارت کو یا بعض
صفات قرارت کو یا واجبات انحنا کو رکوع مین یا رفع کو یا طمانینت کو رفع مین یا
واجبات انحنا سجدتین کو یا طمانینت کو رفع مین سجدہ اولی سے اور اسیطرح اگر
اوس واجب کو کہ رکن نہو سہواً نماز مین زیادہ کرے یا سہو کرے موجب سہو مین یعنے
اوس امر مین سہو کرے کہ جو موجب وسبب کسی سہو کا تہا مثلاً تدارک سہو کے لئے نماز
احتیاط مین سہو کیا تو اسکا اعتبار نہوگا اور اسیطرح سہو کرنا حصول سہو مین کہ آیا
سہو ہوا یا نہین یا کثیر السہو ہو یعنے ایک نماز مین تین بار سہو کرے یا تین نماز و
مین پے در پے سہو واقع ہوا ہو اور یہی حکم ہی شک امام کا باوجود حفظ ماموم کے
یا بالعکس یا یہ کہ مصلے کے گمان مین غالب ہو کوئی جانب شک کے پس ان سب

شقون مین مصلی پر کچھہ نہ واجب ہوگا تیسرے وہ خلل ہی کہ موجب تلافی ہو
بغیر سجدہ سہو کے اور وہ یہ ہی کہ سہو کرے کسی فعل سے افعال نماز مین اور قبل
تجاوز کرنے کے اوسکے محل سے یاد آئے مثل اوسکے کہ قرارت سورہ حمد سہو کرے
تا اینکہ دوسرا سورہ پڑہے یا رکوع کرنا بہول جائے یہان تک کہ سجدے کے لئے
جہکے اور سجدہ نکیا ہو یا سجدہ کرنا بہول جائے تا اینکہ اوٹھہ کھڑا ہوا اور رکوع نکرے
اور اسیطرح حال تشہد ہی تو ان صورتونمین بعد یاد آنیکے اوس فعل کو بجا لائے کہ
یہی تلافی سہو ہی اور اور کسی چیز کی حاجت نہین ہی چھٹے وہ خلل ہی کہ موجب تلافی سجدہ
سہو ہی اور وہ یہ ہی کہ ایک سجدہ بہول جائے یا تشہد مین صلوات بھیجنا نبی و آل نبی پر
تا اینکہ محل نہ باقی رہے پس بدرستیکہ اس صورت مین مصلی بعد انشاء اوس فعل کو بجا لائیگا
اور سجدہ سہو بھی کرے گا اور نیت اوس فعل کے بجا لانیمین اسیطرح کرے گا کہ وہ
سجدہ جسے مین بہول گیا تھا یا وہ تشہد یا وہ صلوات کہ اوسے نماز فریضہ داہین سہو
کیا ہی بجا لاتا ہون واجب قربۃ الی اللہ اور نیت سجدہ سہو کی یہ ہی کہ بجا لاتا ہون مین
دو سجدے سہو کے فلان فرض مین ادا واجب قربۃ الی اللہ اور جو کچھہ سجدہ نماز مین
واجب ہی وہی سجدہ سہو مین بھی واجب ہی اور ذکر سجدہ سہو یہ ہی بسم اللہ و باللہ
وصلے اللہ علی محمد و آل محمد بعد ازان تشہد پڑہے او نہین دونون سجدونمین اور

اور تسلیم کے یعنے سجدہ سہو سے فارغ ہو کے متصل تشہد و تسلیم کا واقع کرنا جزو سجدہ
سہو ہی اور سجدہ سہو واجب ہوتے ہین اس صورت مین بھی کہ از راہ سہو و نسیان
تسلیم کو غیر محل مین اوسکے کہ جائے یا کلام کرے از راہ سہو اور یا شک کرے چار تے
اور پانچ رکعتون مین یا ایستادہ ہو بیٹھنے کے مقام پر یا بالعکس اسکے واقع
ہوا اور احوط واجب ہونا اون دونون کا ہی ہر زیادتی و کمی کے لئے بشرطیکہ وہ زیادتی
و کمی مبطل نماز نہو مثل زیادتی و کمی رکن کے اور مقام ان دونون سجدونکا بعد تسلیم ہی
خواہ عوض مین زیادتی کے ہو یا نقصان کے اور بعض علمانے فرمایا ہی کہ یہ سجدہ
بتخصیص وقت نماز مین واجب نہین بلکہ خارج وقت بھی ہو سکتا ہی اور نہ قبل
کلام بلکہ بعد کلام بھی ہو سکتے ہین اگرچہ قبل کلام بجالانا بہتر و اولی ہی اور واجب نہین
متعرض ہونا نیت مین اونکے ساتھ ادا و قضا کے اگرچہ احوط ہی اور جن اجزا مین سہو
ہوا ہی اونمین یہ سب چیزین جو مذکور ہوئین واجب ہین لیکن طہارت و استقبال
قبلہ و ستر عورت مین پس یہ سب شرطین ہین سب مین پانچوین وہ خلل ہی کہ جو موجب احتیاط
ہی اور وہ مخصوص ہی نماز چہار رکعتی سے اور وہ بارہ قسم پر ہی پہلے یہ کہ شک ہو
درمیان دو اور تین کے بعد دونون سجدونکے کامل کرنیکے دوسرے شک کرنا تین
اور چار مین مطلقا یعنے بعد سجدہ تین ہو یا نہ ہو اور ان دونو صورتونمین اکثر پر بنا رکھے

اور باقی کو تمام کرے اور تسلیم کہے بعد ازان ایک رکعت ایستادہ یا دو رکعتین
نشستہ بجالائے تیسرے یہ کہ شک ہو درمیان دو اور چار کے بعد کامل کرنے
سجدتین کے اور اس مقام پر بنا چار پر رکھنا چاہیئے اور بعد تمام کرنیکے دو رکعتین
ایستادہ پڑہے چوتھے یہ کہ شک ہو درمیان دو اور تین اور چار کے بعد اکمال
سجدتین کے پس اس صورت مین بھی بنا چار پر رکھنا چاہیئے اور دو رکعت ایستادہ
اور دو رکعت نشستہ قبل اون دونون کے نماز احتیاط کی پڑہنا چاہیئے پانچوین
شک دو اور پانچ مین بعد اکمال سجدتین چھٹے شک تین و پانچ مین بعد رکوع یا
بعد سجود ساتوین شک دو اور تین اور پانچ مین آٹھوین شک دو اور چار اور پانچ مین
اور چارون صورتونمین ایک وجہ تو یہ ہی کہ بنا اقل پر رکھے اسلیئے کہ وہی متیقن ہی
اور ایک وجہ یہ ہی کہ تینون اول کی صورتونمین نماز کو باطل جانے احتیاطا اور آٹھوین
صورت مین بنا چار پر رکھے اور احتیاطا دو رکعتین ایستادہ بجالائے اور سجدہ
سہو کرے نوین شک دو اور تین اور چار و پانچ مین ہی بعد سجدہ کے اور حکم اوس کا
حکم آٹھوین شق کا ہی البتہ اس صورت مین دو رکعتین نشستہ بھی بجالائے گا احتیاطا دسوین
شک چار و پانچ مین بعد سجود موجب غمتین یعنے دو سجدہ سہو کا باعث ہی جیسا کہ
سابق مین گذرا اور اگر قبل رکوع ہو تو حکم اوسکا حکم شک ہی اور درمیان تین و چار کے

اور بعد رکوع ہو تو اوسمین بنا برایک قول کے ابطلان نماز ہوگا اور مذہب صحیح یہ ہی
کہ وہ ملحق ہی اقل سے پس اتمام مع عزمتین واجب ہوگا گیارہوین شک تین اور چار اور پانچ
مین پس اوسمین بنا برایک وجہ کے بنا اقل پر رکھنا چاہئے اور دوسری وجہ یہ ہی
کہ بنا چار پر رکھے اور احتیاطاً ایک رکعت ایستادہ پڑہے اور عزمتین بجا لائے
بارہوین یہ کہ شک متعلق ہو ساتھ چہ رکعت کے اور اوسمین ایک وجہ بطلان کی ہے
اور دوسری وجہ بنا اقل کی ہی یا یہ کہ اوسمین وہ حکم جاری کرین کہ جو حکم اوس شک
مین جاری ہوتا تھا کہ جو متعلق پانچ سے ہوا اور لا بدہی احتیاط مین نیت سے اور
وہ یہ ہی کہ نماز پڑہتا ہون ایک رکعت یا دو رکعتین ایستادہ یا نشستہ فرض
فرض معین مین ادا یا قضا واجب قربۃ الی اللہ بعد ازان تکبیر کہے اور لازم ہے
اوسے سورۂ حمد پڑہنا باخفات اور تسبیح کافی نہین اور جو کچھہ نماز مین معتبر ہے
تسلیم و تشہد سے وہ اس نماز مین بھی معتبر ہی اور کچھہ اعتبار نہین مبطل نماز کے
واقع ہونے کا درمیان اصل نماز کے اور اس نماز احتیاط کے اور نہ خروج وقت کا
البتہ صورت خروج وقت مین نیت قضا کرے گا اور اگر بعد نماز احتیاط یا اثنائے
نماز مین شک ہو کہ کوئی فعل نماز احتیاط مین ناقص ہوا ہی تو التفات اوسکے
جانب نکرے اسلئے کہ سہو کا موجب سہو مین کچھہ اعتبار نہین جیسا کہ سابق مین

مذکور ہوا اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ اگر اثنائے نماز میں یاد آئے تو پھر اعادہ نماز احتیاط کرے اور اگر یاد آئے کہ اصل نماز میں نقص نہیں ہوا اور وہ تمام و کمال واقع ہوئی تھی تو اوسی اختیار ہے چاہے نماز احتیاط کو تمام کرے اور چاہے قطع کرے **بحث ثانی** خصوصیات میں اون نمازوں کے ہے نسبت نماز پنجگانہ کے پوشیدہ نہ ہے کہ مختص ہے جمعہ ساتھ تحقق دس امرونکے پہلے یہ کہ خارج ہوجاتا ہے وقت نماز جمعہ بسبب ہوجانے سایہ آفتاب کے مثل اپنے بنابر قول مشہور کے دوسرے یہ کہ جب تلبس ساتھ نماز جمعہ کے ہوجائے گو کہ فقط تکبیرۃ الاحرام بھی دستیاب ہو قبل خروج وقت سے تو نماز جمعہ صحیح ہوگا ہرچند اور افعال خارج وقت بھی واقع ہوں تیسرے باآواز بلند پڑہنا نماز جمعہ کا مستحب ہے چوتھے مقدم نماز جمعہ سے دونو خطبوں کا جمعہ کے پڑہنا پانچویں کافی ہونا جمعہ کا نماز ظہر سے چھٹے واجب ہونا جماعت نماز جمعہ میں ساتویں وجود امام اصل یا جسے کہ وہ نصب و معین فرمائے اور غیبت امام میں جمعہ واجب ہے بوجوب تخییری در افضل فردین ہے اور احوط ظہر کا بھی بہ نیت قربت بجالانا ہے آٹھویں نماز جمعہ میں معہ امام پانچ آدمیونکا یا زیادہ کا جمع ہونا شرط ہے نویں ساقط ہونا جمعہ کا عورت و بیمار و نابینا و مسن و لنگ و مسافر سے اور اوس شخص سے کہ زیادہ دو فرسخ کے فاصلہ ہو مگر جب یہ قسمیں بجز عورت کے حاضر ہونگے تو بہتر البتہ نماز پڑہنا اونپر واجب ہوجائیگا گو کہ اصل حاضر ہونا نہ واجب ہو دسویں جمعہ

اوس مسافت مین کہ جو کم فرسخ سے ہو نہ صحیح ہونگے لیکن نماز عید فطر و نماز عید ضحی پس وہ
دونون خاص ہین ساتھ تین امرون کے پہلے وقت طلوع آفتاب سے زوال آفتاب
تک دوسرے پانچ تکبیرین بعد قرارت کے رکعت اول مین اور چار تکبیرین دوسرے رکعت
مین بعد قرارت کے اور قنوت پڑہنا درمیان اون دونونکے تیسرے دو خطبونکا پڑہنا بعد نماز
واجب ہوتی ہی اوس شخص پر کہ جسپر واجب ہوتی ہی نماز جمعہ اور جسمین کہ شرطین جمعہ کی پائی جاتین اور جسپر
نماز عید نہین واجب ہوگی اور غیبت مین استحباب عید قریب ہے اور بہ نیت قربت پڑہنا احوط ہی اور لیکن
نماز آیات پس مراد اوسے نماز کسوف و خسوف و زلزلہ ہی اور جو آندہی تاریک و سیاہ
رنگ یا زرد رنگ ہو اور باعث خوف ہو اور وہ مختص ہی چار امرون سے پہلے تعدد
رکوع پس ہر رکعت مین پانچ رکوع ہونگے دوسرے تعدد کئی بار پڑہنا سورہ حمد کا
ہر رکعت مین بعد سورہ کے یعنے جب ایک رکعت مین تلاوت سورہ حمد کی اور دوسرے سورہ سے
فارغ ہوا اور رکوع مین جاکے اوٹھے تو پہر سورہ حمد و سورہ ثانی پڑہے بشرطیکہ دوسرا تمام
کمال پڑہے اور اگر ناقص پڑہے باینطور کہ پہلے رکعت مین مثلاً سورہ حمد پڑہے
اور ایک سورہ کی ایک آیت پڑہے تو پہر رکوع سے اوٹھکے دوسری آیت پڑہے کا
سورہ سابقہ سے اور سورہ حمد نہ پڑہے گا تیسرے تبعیض سورہ یعنے تمام سورہ دو مین
ایک آیت کا اور علی ہذا القیاس پڑہنا مگر پانچوین رکوع اور دسوین رکوع مین

بتبعیض کافی نہین بلکہ سورہ کا تمام کرنا چاہیے چوتھے بنا اقل پر رکھنا اگر شک ہو
عدد مین رکوعون کے مثلاً اگر شک ہو کہ دو رکوع کئے یا تین تو بنا تین پر رکھے پس
تمام کرے سورے کو اگر اوسے تمام نکیا ہو اور وقت نماز حصول کسوف وخسوف
وغیرہ ہی لیکن نماز طواف پس مخصوص ہی دو امرون سے ایک یہ کہ مقام ابراہیم مین یا
خلف مین اوسکے یا کسی جانب دونون جانبون سے اوسکے بجالائے مگر یہ کہ ضرورت
شرعی ہو تو جہان چاہے واقع کرے دوسرے واقع کرنا اوسکا بعد طواف وقبل سعی
اگر واجب ہو اور نماز جنازہ مخصوص ہی تین امرون سے ایک یہ کہ سوائے تکبیرۃ الاحرام
کے چار تکبیرین واجب ہین دوسرے شہادتین کا پڑھنا بعد تکبیر اول کے اور صلوۃ
بھیجنا نبی وآل نبی پر بعد دوسری تکبیر کے اور مومنین کے لئے دعا خیر کرنا تیسری
تکبیر کے بعد اور دعائے خیر حق میت مین کرنا بعد چار رکعت کے تیسرے نماز جنازہ
مین نہ رکوع ہی اور نہ سجود ہی و نہ تشہد و نہ تسلیم اور نہ اوسمین طہارت شرط ہی اور لیکن
نماز ملتزم پس جبکہ ہو نذر اوسکی کیفیات مشروعہ سے تو وہ منعقد صحیح ہو جاتی ہے
اور واجب ہوتی ہے وفا ساتھ اوسکے اور اگر معین کرے ایک زمانہ کو اور پھر اخلال
کرے اوسمین تو قضا کرے اور کفارہ دے اور داخل ہی شبہ نذر مین نماز عہد و یمین و
احتیاط اور وہ نماز کہ تحمل اوسکا جانب پدر سے اپنے کرے یا عوض مین اجرت کے

اپنے ذمہ پر عائد کرے اور نماز قضا اسلئے کہ وہ بعینہ وہ نماز نہین ہی کہ جو اصل مین قضا ہوئی تھی بلکہ مثال اوسکے ہی اور واجب ہی اوسمین مراعات ترتیب اوس نہج پر کہ جسطرح نمازین فوت ہوئین ہون اور مراعات عدد از روے اتمام و قصر کے نہ مراعات ہیئتہ مثلاً ہیئتہ نماز خوف کے لہ سجدہ اوسمین قبر یوس زین پر ہوتا تھا اور علی ہذا القیاس خلاصہ یہ کہ اس ہیئت کے مراعات قضا مین نہ ہوگی اگرچہ قصر عدد واجب ہوگا مگر یہ کہ اگر عاجز ہو گا تمام و کمال نماز پڑھنے سے تو اکتفا ایما و اشارہ پر کرے گا اور نماز ذمہ پر سے اوسکے ساقط ہو جائیگی اگر متعذر ہو بجالانے سے اوسکے اور اکتفا کریگا عوض میں رکعت کے تسبیحات اربعہ پر اور واجب ہی اسمین بھی نیت و تکبیرۃ الاحرام و تشہد و تسلیم اور جزاین نیست کہ ہیئت مین اعتبار وقت فعل کا ہی خواہ نماز قضا ہو خواہ ادا ہو اور یہی حال ہی باقی شرطون کا پس صحیح ہوگی نماز قضا اوس شخص سے کہ جس سے نماز فوت ہوئے ہو اور یہی حکم ہی نماز ادا کا اور اگر ترتیب نہ معلوم ہو تو مکرر قضائے نماز کرین تا اینکہ ترتیب حاصل ہو جائے احتیاطا ہرچند کہ مذہب قوی یہ ہی کہ اسصورت مین ترتیب ساقط ہو جائیگی اور یہ ظاہر اگرچہ اولی احوط ہی اور جزاین نیست کہ نماز قضا واجب ہوتی ہی اوس شخص پر کہ جو ترک نماز ادا کرے باوجودیکہ بالغ و عاقل ہو اور مسلم ہو اگر عورت ہو تو چاہیے کہ حیض و نفاس سے پاک ہو اور جسے مطہر دستیاب نہو تو اوسی بھی قضا کا واجب ہونا

احوط و اولی ہی اور اگر کسی مرد یا عورت کو تعین یاد نہو کہ کسقدر نمازین فوت ہوئی
مین تو اسقدر نماز پڑہے کہ گمان غالب حاصل وفا کا اور برات ذمہ کا اور قضا
کرنا چاہیے مرتد و سکران و شارب مسکر و بوڑہے کے بوقت زوال عذر کے اور اگر
نماز پنجگانہ مین سے کوئی فریضہ مجہولہ فوت ہو تو حاضر نماز مغرب و صبح پڑہے اور چار
رکعتین پڑہے باین نیت کہ بسبب ان چار رکعتون کے بری الذمہ ہون
مین اوس نماز سے کہ جو میرے ذمہ مین ہی ظہر یا عصر یا عشا سے اور اگر مسافر
ہو تو دو رکعتین پڑہے باین قصد کہ جو کچہہ اوسکے ذمہ مین ہو نماز صبح یا ظہر مین
یا عشا سے وہ بسبب ان دو رکعتون کے ادا ہو اور تین رکعت عوض نماز مغرب
مین پڑہیگا اور اگر ایک نماز مشتبہ ہو باین صورت کہ یہ نہ معلوم ہی کہ یہ حضر مین
فوت ہوی ہی یا سفر مین تو ایک نماز دو رکعتی پڑہی عوض نماز صبح و ظہر و عصر و
عشا مین اور نماز مغرب جدا پڑہے اور چار رکعتین عوض ظہر و عصر و عشا پڑہے
اور اگر مشغول الذمہ دو نمازون سے ہو اور یہ تعین اوس نماز کو نہ جانتا ہو تو
نماز صبح و مغرب کو جداگانہ بجالائے اور ایک نماز چہار رکعتی مکرر بجالائے اور یہ
نیت کرے کہ جو میرے ذمہ مین ہو ظہر و عصر و عشا اوسکے عوض یہ محسوب ہو اور
مسافر دو نمازین دو رکعتی پڑہیگا اور درمیان مین اون دونون کے نماز مغرب